علم الناسخ والمنسوخ۔ ایک تعارف

an Introduction of Ilm-e-Nasikh wal Mansookh

ڈاکٹر ظل ھما*

ABSTRACT:

In the Arabic language *naskh* (Arabic: نسخ) can be defined as abolition, abolishment, abrogation, cancellation, invalidation, copying, transcription, according to the *Hans Wehr Dictionary of Modern Written Arabic*. *naskh* is a theory developed to resolve contradictory rulings of Islamic revelation by superseding or canceling the earlier revelation. In the widely recognized and "classic" form of *naskh*, an Islamic regulation/ruling (*hukm*) is abrogated in favor of another, but the text the *hukm* is based on is not eliminated.

Keywords: *naskh* , abolition, contradictory rulings, Islamic revelation, Islamic regulation/ruling (*hukm*).

علوم حدیث کی اقسام وانواع بہت زیادہ ہیں۔ متقدمین میں سے حاکم نیشاپوری نے ''معرفۃ علوم الحدیث'' میں باون، ابن الصلاح نے ''مقدمہ ابن الصلاح''، امام نووی نے ''التقریب فن اصول الحدیث'' اور ابن ملقن نے ''المقنع فی علوم الحدیث'' میں پینسٹھ اور سیوطی نے ''تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی'' میں ترانوے علوم ذکر کیے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ سے ان کی بابت منقول ہے:

''اعلم ان انواع علوم الحدیث کثیرۃ لا تعد'' (۱)

''یعنی علوم حدیث کی انواع بے شمار ہیں، انہیں گنا نہیں جا سکتا''۔

حازمیؒ اس حوالے سے یوں رقمطراز ہیں:

''علم الحدیث یشمل علی انواع کثیرۃ تبلغ مائۃ، کل نوع منہا علم مستقل، لو انفق الطالب فیہ عمرہ ما ادرك نہایتہ''۔ (۲)

ان میں سے ایک علم ''علم ناسخ و منسوخ'' ہے۔ تدریج اسلامی شریعت کا ایک اہم ترین اصول ہے۔ شرعی احکام کی اکثریت کا نزول چاہے ان کا ماخذ قرآن ہو یا حدیث اسی تدریجی حکمت کے تحت ہوا۔ چنانچہ موجود احکامات کا نسخ اور ان کی جگہ نئے احکام کا نزول اسی کے لازمے کے طور پر ہے۔ اس علم کے ذریعہ سے مفسرین اور محدثین ایسے احکامات میں ناسخ اور منسوخ کی پہچان اور ان کے مفہوم کی تعیین کرتے ہیں تاکہ خلط مبحث، تضادات اور تعارض سے بچا جا سکے۔

لغوی مفہوم

ناسخ، نَسَخَ سے اسم فاعل ہے، لغت میں یہ مادہ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

۱۔ نقل کرنا، جیسے "نسخت الکتاب"۔ (۳)

''میں نے کتاب کو نقل کیا''۔

۲۔ زائل کرنا؛ جیسے "نسخت الشمس الظل"۔ (٤)

سورج نے سایے کو زائل کر دیا۔ حکم کو زائل کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

"النسخ ان تزایل أمرا کان من قبل یعمل بہ ثم ننسخہ بحادث غیرہ"۔ (۵)

کسی حکم کو زائل کر دینا حالانکہ اس سے پہلے اس پر عمل ہو رہا تھا، پھر کسی حادثے کی وجہ سے اس کو منسوخ کر دیا۔ اسی طرح

"تنسخ الآیۃ بالآیۃ: ازالۃ مثل حکمہا"۔ (٦)

کسی آیت کا پہلی آیت کے حکم کو زائل کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِہَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْہَا اَوْ مِثْلِہَا﴾ (۷)

۳۔ بدلنا کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً "تبدیل الشیء من الشیء وھو غیرہ"۔ (۸)

ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ بدل دینا جبکہ دوسری اس کی غیر ہو۔ چنانچہ نسخ اور مسخ ہم معنی استعمال ہوئے ہیں، کہا جاتا ہے:

"مسخہ اللہ قرداً"۔ (۹)

اللہ تعالیٰ نے انہیں بندروں کی شکل میں بدل دیا۔

اسی طرح آتا ہے "نسخت الریح آثار الدیار ای غیّرتہا"۔ (۱۰)

Assistant Professor, Lahore College for Women University, Jhang Campus, Jhang

یعنی ہوا کا گھروں کے آثار کا بدل دینا۔

اصطلاحی مفہوم

اصطلاح میں نسخ سے مراد شارع کا اپنے متاخر حکم کے ذریعے متقدم حکم کو ختم کرنا ہے جیسے ابن الصلاح لکھتے ہیں:

"وهو عبارة عن رفع الشارع حكما منه متقدماً بحكم منه متأخر"۔ (۱۱)

نسخ سے مراد شارع کے متاخر حکم کے ساتھ متقدم حکم کو ختم کرنا ہے۔

امام نووی، ابن ملقن اور حافظ عراقی نے بھی یہی معانی بیان کیے ہیں۔ (۱۲)

ابن حجر نے نسخ کی اصطلاحی تعریف یوں کی ہے:

"النسخ: رفع تعلق حكم شرعي بدليل شرعي متاخر عنه"۔ (۳)

ایک حکم شرعی کے تعلق کو متاخر شرعی دلیل سے اٹھا دینا نسخ کہلاتا ہے۔

حدیث ناسخ اور منسوخ کی تعریف

اس اصطلاحی مفہوم کی روشنی میں ہر وہ حدیث ناسخ ہے جو کسی سابق حکم شرعی کے زائل ہو جانے کا سبب بنے اور منسوخ وہ حدیث ہے جس کا حکم شرعی بعد میں آئی ہوئی شرعی دلیل کی وجہ سے زائل ہو جائے۔

"الناسخ كل حديث دل على رفع حكم شرعي سابق والمنسوخ كل حديث رفع حكمه الشرعي بدليل شرعي متأخر عنه"۔()

علم ناسخ و منسوخ کا اصطلاحی مفہوم

اصطلاح میں اس علم سے مراد ایسی دو متعارض مقبول احادیث ہیں جن میں تطبیق ممکن نہ ہو لیکن کسی قرینہ یا دلیل سے ان میں سے ایک کا تقدم یا دوسری کا تاخر ثابت ہو جائے تو پہلی کو منسوخ اور بعد والی کو ناسخ کہا جائے گا ابن حجر لکھتے ہیں:

"وان لم يكن الجمع فلا يخلوا اما أن يعرف التاريخ أو لا، فان عرف و ثبت المتاخر به أو بأصرح منه فهو الناسخ والآخر المنسوخ"۵

''اگر (احادیث میں) جمع ممکن نہ ہو تو پھر معاملہ ان دو حالتوں سے خالی نہ ہو گا یا تو تاریخ معلوم ہو گی یا نہیں، پس اگر (تاریخ) معلوم ہو جائے اور اس سے متاخر ہونا ثابت ہو جائے یا اس سے اس کی (نسخ کی) صراحت ہو جائے تو وہ حدیث ناسخ ہو گی اور دوسری منسوخ''۔

ابنِ خلدون اس کی تعریف کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

"فاذا تعارض الخبران بالنفي والاثبات، وتعذر الجمع بينهما ببعض التأويل وعلم تقدم أحدهما، تعين أن المتاخر ناسخ"۔()

''پس جب دو خبریں نفی اور اثبات میں متعارض ہوں اور ان دونوں میں کسی تاویل کے ساتھ جمع و تطبیق مشکل ہو اور ان میں سے کسی ایک کے مقدم ہونے کا علم ہو جائے تو یہ بات طے ہے کہ متاخر ناسخ ہے''۔

عجاج الخطیب نے بڑے اچھے انداز میں اس کی تعریف یوں کی ہے:

"فعلم ناسخ الحديث ومنسوخه هو العلم الذى يبحث فى الاحاديث المتعارضة، الت لا يمكن التوفيق بينهما من حيث الحكم على بعضها بأنه ناسخ، وعلى بعضها الآخر بأنه منسوخ، فما ثبت تقدمه كان منسوخاً، وما ثبت تأخره كان ناسخاً"۔(۷)

''ناسخ و منسوخ وہ علم ہے جس میں ان احادیث کے بارے میں بحث کی جاتی ہے، جن کے مفہوم میں تعارض واقع ہو اور بحیثیت حکم یہ ممکن نہ ہو کہ کسے ناسخ قرار دیا جائے اور کسے منسوخ، پس جس حدیث کا مقدم ہونا ثابت ہو جائے اس کو منسوخ اور جس کا متاخر ہونا ثابت ہو جائے اس کو ناسخ کہا جائے گا''۔

ادیب صالح اس کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"علم "ناسخ الحديث ومنسوخه" يقوم على البحث عن تلك الأحاديث المتعارضة ومعرفة المتقدم منها ليحكم عليه بأنه منسوخ، وعلى المتاخر ليحكم عليه بانه ناسخ، لان المتاخر ينسخ المتقدم"۔ (۸)

''علم ناسخ الحدیث و منسوخہ ان متعارض احادیث اور ان میں سے پہلے کی معرفت کے بارے میں بحث کرتا ہے تاکہ اس پر منسوخ کا حکم لگایا جائے اور بعد والی حدیث کی معرفت پر بحث کرتا ہے تاکہ اس پر ناسخ کا حکم لگایا جائے کیونکہ متاخر حدیث متقدم کو منسوخ کر دیتی ہے''۔

ناسخ و منسوخ کی اہمیت

اس علم کی اہمیت بہت واضح ہے۔ اس کے ذریعہ سے احادیث میں وارد تعارض کو رفع کیا جاتا ہے جس کی موجودگی سے نہ صرف یہ کہ ذخیرۂ حدیث کے مستند ہونے پر زد پڑتی ہے بلکہ ان سے احکامات کا استنباط واطلاق بھی مشکل ٹھہرتا ہے۔ حضرت علی ایک خطیب اور قاضی کے لیے اس علم کو انتہائی ناگزیر گردانتے تھے۔ اس حوالے سے دو واقعات کتب میں ملتے ہیں۔

ایک روز آپ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک شخص خطاب کر رہا ہے۔ آپ نے اسے بلا کر پوچھا کیا تجھے ناسخ و منسوخ کا علم ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے نہایت غضب ناک ہو کر فرمایا۔

"فاخرج من مسجدنا ولا تذكر فيه"۔ (١٩)

''ہماری مسجد سے باہر نکل جا اور آئندہ یہاں تقریر مت کرنا''۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ کا گزر ایک قاضی کے پاس سے ہوا تو آپ اس سے یوں مخاطب ہوئے۔

"تعرف الناسخ من المنسوخ؟ قال: لا قال هلكت واهلكت"۔ (٢٠)

''کیا تم ناسخ و منسوخ کی تمیز کر سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو ہلاک ہوا اور لوگوں کو بھی ہلاک کیا''۔

مفتی کے لیے بھی اس علم کو ضروری گردانا گیا ہے۔ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی نے حضرت حذیفہ بن سلیمان سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انھوں نے فرمایا": انما يفت احد ثلاثة من عرف الناسخ والمنسوخ"۔ (٢١)

''یعنی فتویٰ صرف وہ دے سکتا ہے جو ناسخ و منسوخ کو (بھی) جانتا ہو''۔

نور الدین عتر نے بھی اس حوالے سے لکھا ہے ...": وقد ارتكب خطأ جسيما وركب مركبا صعباً"۔ (٢٢)

''کہ ایسے شخص نے یقینا بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا اور وہ مشکل سواری پر بیٹھ گیا''۔

احکام کی صحیح معرفت اور ان کے استنباط میں بھی اس علم کا ایک اہم کردار ہے اور یہ کردار اس وقت زیادہ بڑھ جاتا ہے جب دلائل میں اختلاف اور مسائل میں تناقض پایا جا رہا ہو، چنانچہ عجاج الخطیب لکھتے ہیں:

"ومعرفة الناسخ و المنسوخ من أهم ما يجب أن يعرفه كل من يتصدى للبحث فى أحكام الشريعة، اذ لا يمكن للباحث أن يستنبط الاحكام من أدلتها من غير أن يعرف الأدلة الناسخة والمنسوخة"۔ (٣)

''ناسخ و منسوخ ان اہم ترین علوم میں سے ہے جن سے معرفت احکام شرعیہ میں بحث کرنے والوں کو درکار ہے کیونکہ احکام کو ان کے دلائل سے اخذ کرنے والے محقق کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ ناسخ و منسوخ کے دلائل کو جانے بغیر یہ کام کرے''۔

ادیب صالح کے بقول ان وجوہات کی بناء پر علماء اس فن کو علوم حدیث میں ایک نمایاں اور بڑا علم شمار کرتے ہیں۔ (٢٤)

ایک دقیق فن

جلیل القدر اور عظیم الشان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ایک دشوار فن بھی ہے۔ جیسا کہ ابن شہاب زہری کا قول ہے:

"أعيى الفقهاء أعجزهم ان يعرفوا ناسخ حديث رسول الله من منسوخه"۔ (٥)

فقہاء کو حضور ﷺ کی منسوخ احادیث سے ناسخ کی معرفت نے تھکا دیا۔

اس علم کی صعوبت کا ذکر علماء متقدمین و متاخرین نے بھی کیا ہے۔ (٢٦)

باقاعدہ تدوین

اس علم کی باقاعدہ تدوین کا آغاز امام شافعی نے کیا، سب سے پہلے انہوں نے ''الرسالہ'' میں اس پر کلام کیا ہے اس فن میں انہیں بہت دسترس اور مہارت حاصل تھی۔ جیسا کہ ابن الصلاح، امام نووی، ابن ملقن، طیّبی اور محمد بن محمد شہبہ ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وكان للشافعى رحمة الله عليه فيه يدطولىٰ وسابقه أولىٰ"۔ (٧)

''امام شافعی کو اس فن میں خصوصی مہارت حاصل تھی اور انہوں نے سب سے پہلے اس فن میں قدم رکھا''۔

امام احمد فرماتے ہیں:

"ما علمنا المجمل من المفسر ولا ناسخ حديث رسول اللهمن منسوخه حتى جالسنا الشافعى"۔ (٨)

ہمیں مفسر میں سے مجمل اور منسوخ میں سے ناسخ احادیث کا علم اس وقت ہوا جب ہم نے امام شافعی کی صحبت اختیار کی۔

علامہ حازمی اس بات کا ذکر زیادہ واضح انداز میں یوں کرتے ہیں:

''امام شافعی کو ان ائمہ میں شمار کیا جاتا ہے جنہوں نے سب سے پہلے اس علم کے بارے میں محنت کی، اس کی موجوں میں غوطہ خوری کی، اس کے بھیدوں کو کھولا، اس علم کے دفن شدہ خزینے کو نکالا، اس کا دروازہ کھولا اور اس کے ابواب کو مرتب کیا''۔ (۲۹)

امام شافعی کی اس تالیف کے بعد اس فن پر متعدد کتب لکھی گئیں۔ان میں سے کچھ اہم مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ الناسخ والمنسوخ	قتادہ بن دعامۃ السدوسی (۱۱۸ھ)
۲۔ الناسخ والمنسوخ	امام احمد بن حنبل (۲۶۱ھ)
۳۔ ناسخ الحدیث ومنسوخہ	احمد بن محمد بن الاثرم (۲۶۱ھ)
۴۔ الناسخ والمنسوخ	ابو جعفر احمد بن اسحاق التنوخی الانباری (۳۱۸ھ)
۵۔ الناسخ والمنسوخ	محمد بن بحر ابو مسلم الاصفہانی (۳۲۲ھ)
۶۔ ناسخ الحدیث ومنسوخہ	عمر بن احمد بن عثمان أبو حفص ابن شاہین (۳۸۵ھ)
۷۔ الناسخ والمنسوخ فی الحدیث	ہبۃ اللہ بن سلامۃ (۴۱۰ھ)
۸۔ الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار	ابو بکر محمد بن موسی حازمی الھمدانی (۵۸۴ھ)
۹۔ اخبار أہل الرسوخ بمقدار الحدیث المنسوخ	ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (۵۹۷ھ)
۱۰۔ تجرید الاحادیث المنسوخۃ	ایضاً
۱۱۔ رسوخ الاَخبار فی منسوخ الاخبار	برہان الدین جعبری (۷۳۲ھ)
۱۲۔ افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ	شیخ ابو طیب صدیق بن حسن القنوجی (۱۳۰۷ھ) (۳۰)

نسخ کی پہچان کے طریقے

کسی حدیث کے ناسخ و منسوخ کا علم مندرجہ ذیل چار طرق سے ہوتا ہے۔

۱۔ نص سے تصریح

۲۔ صحابی کی تصریح

۳۔ معرفۃ بالتاریخ

۴۔ معرفۃ بالاجماع

۱۔نص سے تصریح

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ تصریح خود نص میں موجود ہوتی ہے یعنی جب شارع خود نسخ کی وضاحت فرمادیں۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے:

"كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها"۔ (۳۱)

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا مگر اب تم زیارت کیا کرو''۔

اس حدیث مبارک میں"فزوروها" "كنت نهيتكم عن زيارة القبور" کے لیے ناسخ ہے۔

۲۔صحابی کی تصریح

ناسخ و منسوخ کی پہچان کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ راوی (صحابی) اس کے نسخ کو بیان کردے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا:

"توضؤا مما غيرت النار"۔ (۳۲)

''جس چیز کو آگ متغیر کردے اس کے استعمال کے بعد وضو کرلو''۔

ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری نے فرمایا:

''حضور ﷺ کا یہ حکم منسوخ ہے اور اس کا ناسخ وہ روایت ہے جسے حضرت جابر بیان کرتے ہیں''۔ (۳۳)

"كان آخر الامرين من رسول الله ترك الوضو مما غيّرت النار"۔ (۳)

''حضور ﷺ کے دو معمولات میں سے آخری عمل آگ سے گرم شدہ شے کے استعمال سے اعادہ وضو کا ترک کرنا ہے''۔

۳۔معرفۃ بالتاریخ

بعض اوقات کسی حدیث کا ناسخ و منسوخ ہونا تاریخ کے ذریعے معلوم ہو جاتا ہے جیسے حضور ﷺ کا ایک حکم پہلے کا ہو اور دوسرا بعد کا۔ چنانچہ بعد والا حکم پہلے والے کے لیے ناسخ ہو گا۔ جیسا کہ شداد بن اوس کی روایت کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"افطر الحاجم والمحجوم"۔ (۵)

''سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

جبکہ ابن عباس کی روایت ہے

"احتجم النبیوھو صائم"۔ (۳)

''حضور ﷺ نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی''۔

امام شافعی نے تصریح کی ہے کہ پہلی حدیث آٹھ (۸) ہجری کی ہے اس وقت تک سینگی لگوانے اور لگانے والے دونوں کے لیے روزہ ٹوٹ جانے کا حکم تھا۔ جبکہ حضور ﷺ نے خود دس (۱۰) ہجری میں بحالت صوم سینگی لگوائی اور روزہ پورا فرمایا ان کی اصل عبارت اس طرح ہے:

"بین الشافعی أن الثانی ناسخ للاول من حیث أنه روی فی حدیث شداد أنه کان مع النبیزمان الفتح فرأی رجلا یحتجم فی شهر رمضان فقال "أفطر الحاجم والمحجوم" وروی فی حدیث ابن عباس "أنه احتجم وهو محرم صائم" فبان بذلك أن الاول کان زمن الفتح فی سنة ثمان، والثانی فی حجة الوداع فی سنة عشر"۔ (۳۷)

''امام شافعی نے وضاحت کی کہ دوسری حدیث پہلی حدیث کے لیے ناسخ ہے۔ اس لیے کہ حدیث شداد میں روایت ہے کہ وہ (شداد بن اوس) فتح مکہ کے زمانے میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ایک آدمی کو رمضان کے مہینے میں سینگی لگواتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے روزہ افطار کر لیں اور حدیث ابن عباس میں مروی ہے کہ حضور ﷺ نے احرام اور روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔ اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ پہلا حکم فتح مکہ سن آٹھ (۸) ہجری جبکہ دوسرا دس (۱۰) ہجری حجۃ الوداع کا ہے''۔

پس دوسری روایت پہلی سے متاخر ہے چنانچہ اس نے پہلی کو منسوخ کر دیا۔

۔ معرفة بالاجماع

نسخ کی پہچان کا چوتھا طریقہ یہ ہے کہ کسی حدیث کے منسوخ ہونے پر علمائے امت کا اجماع ہو گیا ہو لیکن یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ اجماع خود کسی حدیث کو منسوخ نہیں کرتا بلکہ صرف اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ فلاں حدیث منسوخ ہو چکی ہے۔ اس لیے کہ اس کا انعقاد آنحضرت کی وفات کے بعد ہوا ہے اور اس کے بعد نسخ واقع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپکی وفات کتاب و سنت کا انقطاع اور اسکی تکمیل ہے اور اجماع کی صورت اسی وقت قابل اعتنا ہو گی جب مندرجہ بالا تینوں صورتوں سے نسخ کا علم نہ ہو رہا ہو۔ چنانچہ ابن الصلاح اور امام نووی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"والاجماع لا ینسخ ولا ینسخ ولکن یدل علی وجود ناسخ"۔ (۳۸)

''اجماع نہ منسوخ کرتا ہے اور نہ منسوخ ہوتا ہے اور لیکن ناسخ کے وجود پر دلالت کرتا ہے''۔

ابن حجر نے بھی اس کی تائید کی ہے۔

"واما الاجماع فلیس بناسخ بل یدل علی ذلك"۔ (۳۹)

''اجماع امت بذات خود ناسخ نہیں ہو سکتا بلکہ اس پر دلالت کرنے والا ہوتا ہے۔''

صاحب وسیط نے بھی اسی رائے کا اظہار کیا ہے۔ (۴۰)

اس طریقہ کی مثال امیر معاویہ سے روایت کردہ ایک حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اذا شربوا الخمر فاجلدوهم، ثم ان شربوا فاجلدوهم، ثم ان شربوا فاجلدوهم، ثم ان شربوا فاقتلوهم"۔ (ا)

''اگر وہ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو، پھر پئیں پھر کوڑے لگاؤ، پھر پئیں پھر کوڑے لگاؤ، پھر اگر پئیں تو انہیں قتل کر دو''۔

یہ حدیث ان احادیث کے متعارض ہے جن میں شراب کی حد کوڑے بیان کی گئی ہے (۴۲) اور ان احادیث کے بھی جن میں تین صورتوں کے سوا کسی مسلمان کے قتل کرنے کو منع کیا گیا ہے۔ (۴۳)

چنانچہ اس حدیث کے منسوخ ہونے پر جمہور کا اجماع موجود ہے کہ چوتھی مرتبہ بھی شراب پینے پر شرابی کو قتل نہ کیا جائے گا۔ امام نووی فرماتے ہیں:

"هذا القول باطل مخالف لاجماع الصحابة فمن بعدهم على أنه لا يقتل وان تكرر منه أكثر من اربع مرات وهذا الحديث منسوخ قال جماعة دل الاجماع على نسخه"۔ ()

''یہ قول باطل ہے صحابہ اور مابعد لوگوں کے اجماع کے خلاف ہے کہ اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اگرچہ چار مرتبہ سے زائد بھی شراب نوشی کرے اور یہ حدیث منسوخ ہے ایک جماعت کا قول ہے کہ اجماع اس کے منسوخ ہونے پر دلیل ہے''۔

امام ترمذی لکھتے ہیں:

"انما كان هذا في اول الامر ثم نسخ بعد۔۔۔ والعمل على هذا عند عامة أهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا في ذلك في القديم والحديث"۵

''ابتداً اسلام میں ایسا ہی تھا اور پھر اسے منسوخ کر دیا گیا۔۔۔اور ہم اس پر عمل کے بارے میں متقدمین اور متاخرین علماء میں اختلاف نہیں پاتے''۔

المختصر یہ کہ علم ناسخ و منسوخ علوم حدیث میں سے ایک اہم علم ہے۔ احکام کی صحیح معرفت اور ان کے استنباط میں اس علم کا نمایاں کردار ہے۔ اس علم کے ذریعہ سے احادیث میں وارد تعارض کو رفع کیا جاتا ہے جس کی موجودگی سے نہ صرف یہ کہ ذخیرہ احادیث کے مستند ہونے پر زد پڑتی ہے بلکہ ان سے احکام کا استنباط و اطلاق بھی مشکل ٹھہرتا ہے۔ جلیل القدر اور عظیم الشان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ایک دشوار علم بھی ہے۔ امام شافعیؒ کو اس فن میں دسترس اور مہارت حاصل تھی۔ قاضی، مفتی اور خطیب کے لئے دیگر علوم سے آگاہی کے ساتھ ساتھ اس علم کی معرفت کو بھی ضروری گردانا گیا ہے۔

حوالہ جات

(۱) السیوطی، عبدالرحمن بن ابوبکر، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، تحقیق، ابوقتیبة نظر محمد الفاریابی، جمعیة احیاء التراث الاسلامی، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۲۶ھ، ص ۲۲

(۲) ایضاً

(۳) الجوہری، ابو نصر اسماعیل بن حماد، تاج اللغة وصحاح العربیة المسمی الصحاح، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ھ، /۰؛ الازہری، ابو منصور محمد بن احمد، معجم تہذیب اللغة، تحقیق، ریاض زکی قاسم، دار المعرفة، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ھ، /؛ فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ۱۱۲ھ، /

(۴) الصحاح، /۰؛ معجم تہذیب اللغة، /؛ ابن منظور، ابوالفضل، جمال الدین، محمد بن مکرم، لسان العرب، دارصادر، بیروت، س۔ن، /؛ الزبیدی، محمد مرتضی، محب الدین، تاج العروس من جواہر القاموس، دارالفکر بیروت، لبنان، ۱۱ھ، /

(۵) معجم تہذیب اللغة، /؛ لسان العرب، /؛ تاج العروس، /

(۶) الفراہیدی، خلیل بن احمد، کتاب العین، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س۔ن، ص: ؛ الصحاح، /۰؛ تاج العروس، /

(۷) البقرة،: ۰

(۸) لسان العرب، /؛ معجم تہذیب اللغة، /؛ تاج العروس، /

(۹) لسان العرب، /

(۱۰) الصحاح، /۰؛ لسان العرب، /؛ القاموس المحیط، /؛ تاج العروس، /

(۱۱) ابن الصلاح، ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمن الشہرزوری، مقدمہ ابن الصلاح فی علوم الحدیث، دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان، ۱۳۹۸ھ، ص:

(۱۲) النووی، یحییٰ بن شرف، ابوزکریا، التقریب فن اصول الحدیث (أن النسخ رفع الشارع حکما منه متقدما بحکم منه متاخر)، مکتبہ خاور مسلم مسجد لاہور، س۔ن، ص:؛ ابن ملقن، سراج الدین، عمر بن علی بن احمد، المقنع فی علوم الحدیث (وهو عبارة عن رفع الشارع حکما منه متقدما بمتاخر) دار فواز للنشر، الطبعة الاولیٰ، ۱۱۳ھ، /؛ العراقی، زین الدین، عبدالرحیم بن الحسین، ابوالفضل، الفیة الحدیث للحافظ العراقی ویلیها شرحها فتح المغیث بشرح الفیة الحدیث للحافظ العراقی، مکتبة السنة بالقاہرہ، الطبعة الثانیة، ۱۰۸ھ، (فهو عبارة عن رفع الشارع حکماً من احکامه سابقاً بحکم من أحکامه لاحق) ص:۰

(۳) شرح نخبة الفکر، مکتبة الغزالی، دمشق، ۱۱۰ھ، ص:

(۴) الطیبی، حسین بن عبدالله، الخلاصة فی اصول الحدیث، تحقیق، صبحی السامرائی، احیاء التراث الاسلامی، الطبعة الخامسة، ۱۳۹۱ھ، ص: ۰؛ الفارسی، محمد بن محمد بن علی، جواہر الاصول فی علم حدیث رسول، المکتبة العلمیة بالمدینة المنوره، س۔ن، ص:

(۵) شرح نخبة الفکر، ص: ۰

(۶) مقدمہ ابن خلدون، دار الفکر بیروت، لبنان، ھ، ص:

(۷) عجاج الخطیب، المختصر الوجیز فی علوم الحدیث، مؤسسة الرسالة، بیروت، ۱۴۰۵ھ، ص:

(۸) عبدالفتاح ابوغدہ، لمحات من تاریخ السنة وعلوم الحدیث، المکتبة العلمیة، لاہور، الطبعة الثانیة ۱۴۰۱ھ، ص:

(۹) ابن النحاس، احمد بن محمد، ابوجعفر، الناسخ و المنسوخ، مطبعة السعادۃ بجوار محافظہ، مصر، ھ، ص:

(۲۰) الحازمی، ابوبکر محمد بن موسی، الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار، ادارۃ الطباعة المنیریّة، دمشق، ھ، ص:؛ السیوطی، عبدالرحمن بن ابوبکر، تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی، ص: ؛ الصنعانی، محمد بن اسماعیل، توضیح الافکار لمعانی تنقیح الانظار، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۱۸ھ، /؛ محمد بن محمد، ابوشھبة، الوسیط فی علوم و مصطلح الحدیث، عالم المعرفة جدہ للنشر والتوزیع، س۔ن، ص:؛ قاسم، الاندجانی، سید، المصباح فی اصول الحدیث، مطبعة المدنی، المؤسسة السعودیة بمصر، ۱۳۷۹ھ، ص:

(۲۱) الاعتبار، ص:؛ عتر، نور الدین، منہج النقد فی علوم الحدیث، دارالفکر، دمشق، الطبعة الثالثة، ۱۴۰۱ھ، ص:؛ الوسیط، ص:

(۲) منہج النقد، ص:

(۳) اصول الحدیث، ص:

(۴) لمحات، ص:

(۵) تدریب الراوی، ص: ؛ الاعتبار، ص:؛ مقدمہ ابن الصلاح، ص: ؛ توضیح الافکار /؛ احمد محمد شاکر، الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث للحافظ ابن کثیر، مکتبة دار الفیحا، دمشق، مکتبة دار السلام الریاض، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۱۱ھ، ص: ؛ احمد محمد شاکر، الفیة السیوطی فی علم الحدیث، مکتبة التجاریة مصطفی الباز، مکة مکرمة، س۔ن، ص: ؛ المصباح، ص: ؛ المبارکپوری، محمد، عبدالرحمن بن عبدالرحیم، مقدمہ تحفة الاحوذی بشرح جامع الترمذی، دارالفکر للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، ۱۴۱۵ھ، /۰؛ مقدمہ ابن خلدون، ص: ؛ ابن شاہین، عمر بن احمد بن عثمان بن احمد، تحقیق، دکتورہ کریمہ بنت علی، ناسخ الحدیث ومنسوخہ، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ۰ھ، ص:

(۲) التقریب، ص:؛ مقدمہ ابن الصلاح، ص:؛ المقنع، /۰؛ الباعث الحثیث، ص: ؛ فتح المغیث، /

(۷) مقدمہ ابن الصلاح، ص: ؛ التقریب، ص: ؛ المقنع، /۰؛ الخلاصة، ص: ۰؛ الوسیط، ص:

(۸) الوسیط، ص: ؛ فتح المغیث، /؛ مقدمہ ابن الصلاح، ص:

(۹) الاعتبار، ص: ؛ فتح المغیث، /

(۳۰) تمام کتب کی مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔

حاجی خلیفہ، مصطفی بن عبداللہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، نور محمد، اصح المطابع، کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی، س۔ن، /۰؛ عجاج الخطیب، اصول الحدیث علومہ و مصطلحہ، دارالفکر، بیروت، لبنان، ۱۴۰۹ھ، ص: ۔۰؛ ابن شاہین، عمر بن احمد بن عثمان بن احمد، ابوحفص، تحقیق: دکتورہ، کریمہ بن علی، ناسخ الحدیث و منسوخہ، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۲۰ھ، ص: ۔؛ مقدمہ تحفة الاحوذی، /۰۔ ۰؛ محمد محمد ابوزھو، الحدیث والمحدثون، مطبعة مصر، س۔ن، ص: ۔؛ الوسیط، ص: ۔ ؛ خولی، محمد عبدالعزیز، مفتاح السنة او تاریخ فنون الحدیث، مطبعة، مصطفیٰ محمد، بمصر، الطبعة الاولیٰ، ۱۳۵۰ھ، ص: ؛ لمحات، ص: ؛ المختصر الوجیز، ص: ۔۰

(۳۱) مسلم بن حجاج، القشیری، صحیح مسلم، دارالسلام للنشر والتوزیع، الطبعة الثانیة، ۱۴۲۱ھ، کتاب الجنائز، باب استئذان النبیﷺ ربہ۔ عزوجل۔ فی زیارۃ قبر أمہ، ()؛ اسی مضمون کی دیگر احادیث دیکھیے الترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابوعیسیٰ، جامع الترمذی، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۲۰ھ، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، (۰)؛ النسائی، احمد بن شعیب بن علی، ابوعبدالرحمن، سنن النسائی، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۲۰ھ، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، (۰)؛ ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابوعبداللہ، سنن ابن ماجہ، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعة الاولیٰ ۱۴۲۰ھ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی زیارۃ القبور، (۰)

(۲) ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السجستانی، سنن ابی داؤد، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۲۰ھ، کتاب الطھارۃ، باب التشدید فی ذلک ()؛ سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا، باب الوضو مما غیرت النار، (۰)؛ ان روایات میں "توضاوا" کا لفظ ہے۔ () اس روایت کے الفاظ "توضأوا مما مست النار" ہیں؛ سنن النسائی، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء مما غیرت النار، (۰)

(۳) حاکم نیشاپوری، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن حمدویہ، معرفة علوم الحدیث، دار الکتب المصریة، مدینہ منورہ، الطبعة الثانیة ۱۳۹۷ھ، ص:

(۴) سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب فی ترک الوضو مما مست النار، ()؛ سنن النسائی، کتاب الطھارۃ، باب ترک الوضو مما غیرت النار، () اس روایت میں "غیرت النار" کی جگہ "مست النار" کے الفاظ ہیں۔

(۵) الترمذی، محمد بن عیسی بن سورہ، جامع الترمذی، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعة الاولیٰ، ۰ھ، کتاب الصوم، باب ما جاء فی کراہیة الحجامة للصائم، ()؛ سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب فی الصائم یحتجم، ()؛ سنن ابن ماجه، کتاب الصیام، باب ما جاء فی الحجامة للصائم، (۰،)

(۶) البخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبدالله، صحیح البخاری، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعة الثانیة، ۱۹ھ، کتاب الطب، باب أیّه ساعة یحتجم ()، سنن ابن ماجه، کتاب الصیام، باب ما جاء فی الحجامة للصائم، () اس روایت میں "محرم" کے الفاظ زائد ہیں۔

(۷) مقدمہ ابن الصلاح، ص: ۰

(۸) مقدمہ ابن الصلاح، ص: ۰؛ التقریب، ص: ؛ النووی، یحییٰ بن شرف، ابو زکریا، ارشاد الطلاب الحقائق الی معرفة سنن خیر الخلائق، تحقیق، عبد الباری فتح الله السلفی، مکتبة الایمان مدینہ منورہ، ۱۴۰۸ھ، /

(۹) شرح نخبة الفکر، ص:

(۴۰) الوسیط، ص:

(۴۱) سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب اذا تتابع فی شرب الخمر، (،)؛ اسی مضمون کی دیگر روایات دیکھیے۔ جامع الترمذی، کتاب الحدود، باب ما جاء من شرب الخمر فاجلدوه ومن عاد فی الرابعة فاقتلوه، ()؛ سنن النسائی، کتاب الاشربة، باب ذکر الروایات المغلظات فی شرب الخمر، (،)؛ سنن ابن ماجه، کتاب الحدود، باب من شرب الخمر مراراً، (،)

(۴۲) صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب ما جاء فی ضرب شارب الخمر، (،،)؛ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الخمر، (،،،)؛ جامع الترمذی، کتاب الحدود، باب ما جاء فی حد السکران، (،)؛ سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب فی الحد فی الخمر، (،۰،)؛ سنن ابن ماجه، کتاب الحدود، باب حد السکران، ()

(۴۳) صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب قول الله تعالیٰ، "ان النفس بالنفس والعین بالعین"، ()؛ صحیح مسلم، کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات، باب ما یباح به دم المسلم، ()؛ جامع الترمذی، کتاب الدیات، باب ما جاء لا یحل دم امرىء مسلم الا باحدی ثلاث (۰)، سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد (،)؛ سنن ابن ماجه، کتاب الحدود، باب لا یحل دم امرىء مسلم الا فی ثلاث، (،)؛ سنن النسائی، کتاب المحاربه (تحریم الدم)، باب ذکر ما یحل دم المسلم، (۰،۰،۰،۰)

(۴۴) صحیح مسلم بشرح نووی، دار الفکر للطباعة والنشر، ۰ھ، /

(۴۵) جامع الترمذی، کتاب الحدود، باب ما جاء من شرب الخمر فاجلدوه ومن عاد فی الرابعة فاقتلوه، ()